21592 - بیمار خاوند سے طلاق لینے کا حکم

سوال

میری شادی کو گیارہ برس ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک ہماری کوئی اولاد نہیں، سبب یہ ہے کہ میرے خاوند کو کچھ بیماری سی لاحق ہے اسے اس کا علم بھی ہے لیکن وہ مجھے نہیں بتاتا، اگر مجھے شادی سے قبل اس کا علم ہوتا تو میں شادی ہی نہ کرتی، میرا سوال یہ ہے کہ:
میں اسے طلاق حاصل کرنا چاہتی ہوں اور یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میرے حقوق کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جن مشکلات کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے اگر تو وہ خاوند میں عیب شمار ہوں یعنی اس کی بنا پر خاوند سے متنفر کرنے کا باعث ہو اور آپس میں استمتاع میں نفرت پیدا کرے یا پھر نکاح کے مقصد رحمت و محبت میں رکاوٹ بنے مثلا خاوند جماع کی طاقت نہ رکھے، یا پھر ایسی بیماری ہو کہ استمتاع میں رکاوٹ بن جائے تو علماء اسے نکاح کے عیوب میں شامل کرتے ہیں جس سے بیوی کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے.

یعنی بیوی کو عقد نکاح فسخ کرنے یا نکاح باقی رکھنے کا اختیار مل جاتا ہے، اور خاوند کو کوئی حق نہیں کہ وہ آپ کو دیا گیا مہر واپس لے، کیونکہ آپ مہر کی حقدار ہیں اس لیے کہ اس نے بیتے ہوئے برسوں میں آپ کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے.

لیکن اگر خاوند بانجھ ہو یعنی اس کی اولاد نہ ہوتی ہو تو جمہور علماء کے ہاں یہ مرد میں عیب شمار نہیں ہوتا جس سے نکاح فسخ کیا جائے، صرف حسن بصری اسے عیب شمار کرتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اسی جانب مائل ہیں.

خاوند کو چاہیے تھا کہ وہ بیوی کو واضح کرتا کیونکہ جس طرح خاوند کو اولاد کا حق ہے اسی طرح بیوی کو بھی اولاد حاصل کرنے کا حق ہے، اسی لیے خاوند کو اپنی بیوی سے عزل (انزال شرمگاہ سے باہر کرنا) کرنے سے منع کیا گیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ فسخ نکاح کو جائز کرنے والے عیوب بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" ہمارے علم کے مطابق تو اہل علم کے ہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں، صرف حسن بصری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ:

جب دونوں يعنى خاوند اور بيوى ميں سے كوئى ايك بانجھ ہو تو دوسرے كو اختيار ہوگا.

اور امام احمد رحمہ اللہ يہ پسند كرتے ہيں كہ وہ اپنا معاملہ واضح كرے، ہو سكتا ہے اس كى بيوى اولاد چاہتى ہو، اور يہ نكاح كے شروع ميں ہونا چاہيے، ليكن اس سے فسخ ثابت نہيں ہوتا، اگر اس سے فسخ نكاح ثابت ہوتا تو پھر آيسہ يعنى نااميد ہونے والى عورت ميں يہ ضرور ثابت ہوتا؛ اور اس ليے بھى كہ اس كا علم نہيں، كيونكہ كچھ آدمى ايسے ہوتے ہيں جنہيں جوانى ميں اولاد نہيں ہوتى ليكن بڑھاپے ميں اولاد ہو جاتى ہے.

اور سارے عيوب سے ان كے ہاں فسخ نكاح ثابت نہيں ہوتا "

ديكھيں: المغنى (7 / 143).

اس بنا پر اگر آپ اس كے ساتھ صبر نہيں كر سكتيں يا تو وہ آپ كو شرعى طلاق دے يا پھر آپ اس سے خلع حاصل كر ليں كہ آپ اپنے خاوند كو كچھ مال دے كر يا اسے مہر واپس كر كے خلع حاصل كر ليں، جو بھى عوض بن سكتا ہے جس پر خاوند راضى ہو جائے اسے ديں اور خلع حاصل كر ليں، پھر وہ آپ كو ايك طلاق دے دے، اور اس طلاق سے آپ اس سے بائن ہو جائيں گى اس كے بعد عدت ميں اس كے ليے آپ سے رجوع كرنا حلال نہيں ہوگا، ليكن عدت كے بعد نيا نكاح پورى شروط كے ساتھ ہو سكتا ہے.

خلع كے جواز اور واقع ہونے كى دليل يہ فرمان بارى تعالى ہے:

يہ طلاقيں دو مرتبہ ہيں، پھر يا تو اچھائى سے روكنا ہے يا عمدگى كے ساتھ چھوڑ دينا ہے، اور تمہارے ليے حلال نہيں كہ تم نے انہيں جو دے ديا ہے اس ميں سے كچھ بھى واپس لو، ہاں يہ اور بات ہے كہ دونوں كو اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكنے كا خوف ہو اس ليے اگر ڈر ہو كہ يہ دونوں اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكيں گے تو عورت رہائى پانے كے ليے كچھ دے ڈالے اس ميں دونوں پر كوئى گناہ نہيں، يہ اللہ كى حديں ہيں تم ان سے تجاوز مت كرو، اور جو كوئى بھى اللہ كى حديں تجاوز كريگا تو وہى ظالم ہيں البقرة (229).

اور سنت نبويہ ميں اس كى دليل ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى يہ حديث ہے:

ثابت بن قيس رضى اللہ تعالى عنہ كى بيوى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آ كر عرض كرنے لگى:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نہ تو ميں ثابت بن قيس كے دين ميں عيب لگاتى ہوں اور نہ ہى اخلاق ميں ليكن ميں اسلام ميں كفر كو ناپسند كرتى ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تم اس كا باغ واپس كرتى ہو ؟

وہ کہنے لگی: جی ہاں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ثابت تم باغ قبول کر کے اسے ایك طلاق دے دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4868)

علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شرعی ضرورت و حاجت ہو تو خلع جائز ہے، اس ضرورت کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (1859) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس کے باوجود ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر خاوند کا اخلاق اور دین پسند ہو اور آپ کے لیے اگر خاوند کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کرنے کی حالت میں حرام کام میں پڑنے کا خدشہ نہ ہو تو پھر صبر کرنا اور اسی خاوند کے ساتھ ہی رہنا بہتر ہے.

امید ہے اللہ تعالی آپ کو اسی خاوند سے اولاد نصیب کر دے جس سے آپ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کو ہی صحیح علم ہے.

مزید آپ المغنی ابن قدامہ (7 / 246) اور الموسوعة الفقهية (19 / 238 ـ 240) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .